

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

جاہلیت کسی خاص عہد کا نام نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی
سید المرسلین و خاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین و من تبعہم
باحسان الی یوم الدین - اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

افحکم الجاہلیۃ یبغون و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون

میرے دوستو، بھائیو اور عزیزو! عام طور پر پڑھے لکھے اور اچھے خاصے فاضل حضرات بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جاہلیت ایک عہد کا نام ہے اور خاص طور پر اس عہد کا نام ہے جو بعثت محمدؐ سے پہلے اور اشاعت اسلام سے پہلے دنیا میں عام طور پر اور جزیرۃ العرب میں خاص طور پر اور حجاز مقدس میں اور اس کے قرب و جوار میں جو عہد تھا وہ جاہلی عہد ہے۔

عام طور پر جب جاہلیت کا لفظ بولا جاتا ہے تو ذہن اس کی طرف منتقل ہوتا ہے کہ پسماندہ عہد تھا انحطاط پذیر اور برسر تنزل اور ایک بالکل افراتفری کی زندگی تھی جس میں اللہ کا قانون اور اللہ کا فرمان اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جو تعلیمات مختلف صحیفوں کی صورت میں آئیں پھر انبیاء کے ذریعہ، ان سے دنیا نا آشنا ہو چکی تھی یہ بہت بہت بعد میں پھر لکھنے والوں نے لکھا اور جن کو اللہ نے توفیق دی اور جن کا زیادہ گہرا مطالعہ تھا تاریخ کا جاہلیت کو ایک وسیع نظر سے دیکھنے لگے صرف عرب میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں وہ چھٹی صدی مسیحی اور اس سے پہلے کی ساری دنیا میں جاہلیت کا ایک شامیانہ تنا ہوا تھا اور جاہلیت کا بادل چھایا ہوا تھا اور جاہلیت کا ایک اندھیرا تھا۔ اور عام طور پر سیرت نگاروں نے بھی جب جاہلیت سے بحث کی ہے تو صرف عرب کے ماقبل اسلام عہد کو سامنے رکھا ہے لیکن اب بھی جن لوگوں نے دنیا کی جاہلیت کا مطالعہ کیا اور اس کے حالات پیش کئے اور اب جو کتابیں لکھی جانے لگی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ ایران میں بھی جاہلی عہد تھا جاہلی عادات تھے جاہلی عقائد تھے اور جاہلی دور دورہ تھا اور روم میں بھی ایسے ہی تھا۔ باز نطینی سلطنت کے علاقوں میں بھی ایسی ہی تھا اور یہاں تک لوگوں

نے جب مغربی زبانوں کا مطالعہ کیا، خاص طور پر انگریزی کا (ہندوستان میں انگریزی کا رواج ہے) تو انہوں نے یورپ میں بھی عہد جاہلیت کی تصویر کھینچی اور مصنفین اور مورخین کے حوالہ سے اور ان کی کتابوں کے حوالہ سے صفحات کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انگلستان میں یہ حال تھا جرمن میں یہ حال تھا اور یورپ کے مختلف ملکوں میں یہ حال تھا لیکن ابھی تک جاہلیت کا جو وسیع مفہوم ہے اور جو یہ اصطلاح اللہ تبارک و تعالیٰ نے استعمال فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کئی بار دہرایا ہے۔ افحکم الجاہلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ ایسے ہی قرآن مجید میں کئی جگہ ہے جب اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا ہوتا ہے اور انسانوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ خود نفسا نفسی کی زندگی اور نفس پرستی کی زندگی اور اپنی خواہش اور لذت یا اپنے منفعت، محدود شخصیتی منفعت کے لئے کوئی کام کیا جاتا ہے تو اس کو جاہلی فعل کہتے اور جاہلی عہد کہتے ہیں لیکن ابھی تک اس پر زیادہ عمیق، عمیق تر اور وسیع تر مفہوم سوچا نہیں گیا کیونکہ یہ ہمارے طلبائے علوم دینیہ کا اور عربی زبان کے طلباء کا اور تفسیر و حدیث اور تاریخ اسلامی کے مطالعہ کرنے والوں کا کام تھا وہ اس کی حقیقت تک پہنچ سکتے تھے اس لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو نفس کے تقاضے سے کی جائے یا رسم و رواج کی پابندی میں کی جائے یا اس میں محدود منافع سامنے ہوں اور اس کا کوئی ماخذ شریعت الہی نہ ہو اور جس چیز کا ماخذ شریعت الہی نہ ہو اور جس چیز کی نص کتاب اللہ میں حدیث نبوی میں اور سنت رسول میں اسوہ رسول میں اور اس زمانہ میں اسلام کی تعلیمات سے جو تمدن رائج ہوا جو طرز زندگی جاری ہوا جو چیز اس میں نہیں پائی جاتی قرون اول میں نہیں پائی جاتی عہد نبوی میں نہیں پائی جاتی عہد خلافت راشدہ میں نہیں پائی جاتی وہ جاہلیت ہے اور جاہلیت کے معنی یہ ہیں کہ کسی کام کو اللہ کے حکم اور رسول کے فرمان ہدایت اور شریعت اسلامی کے سہارے کے بغیر، اس کے حوالے کے بغیر، اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس کی تعمیل میں جو کام نہ کیا جائے بلکہ محض اس کو رواج کی خاطر کیا جائے اس کو رواج کی پابندی میں کیا جائے اپنی ذاتی منفعت حاصل کرنے کے لئے کوئی چیز اختیار کی جائے اور اس میں تمام حدود سے تجاوز کر دیا جائے اس کو بھی ایک قانون سمجھا جائے شریعت سمجھا جائے وہ سب جاہلیت ہیں اب اس وقت ہمارے مشرقی ممالک میں بالخصوص ہندوستان اور خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے وہاں پر زندگی میں جو چیزیں شامل ہو گئی ہیں یہاں تک کہ بالکل شریعت کی طرح ان کی پابندی کی جاتی ہے بلکہ شریعت سے زیادہ پابندی کی جاتی ہے وہ

سب جاہلیت ہے اور اس معنی میں جاہلیت کا استعمال آپ کو حدیث میں اور سیرت کی کتابوں میں ملے گا مثلاً "ایک صحابی سے کوئی ایسا عمل ہوا جو اسلامی تعلیمات اور اسلام کی تربیت کے خلاف تھا تو آپ نے فرمایا "انک امراء افیک جاہلیۃ" تم ایک ایسے آدمی ہو جس کے اندر جاہلیت کی بو پائی جاتی ہے، تو جاہلیت محض ایک دور سے مخصوص اور اس کے ساتھ محدود نہیں تھی بلکہ قیامت تک جو کام بھی کتاب و سنت کی روشنی کے بغیر، کتاب و سنت کی اطاعت کے بغیر، بلکہ اس کے برخلاف کیا جائے گا وہ جاہلیت ہے اس لئے کہ اس میں یہ منافع ہیں شخصی منافع ہیں، جماعتی منافع، خاندانی اور قومی منافع ہیں، سیاسی منافع ہیں، اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ ایسا ہوتا آیا ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسے ہی پایا ہے یہ سب جاہلیت میں شمار ہوگا۔ ہر وہ چیز کہ جس میں کوئی قرآن کی حدیث کی اور شریعت کی دلیل نہ پائی جائے اس کے بارے میں کوئی حکم الہی پایا نہ جائے اور تشریع نبوی نہ پائی جائے محض نام و نمود کے لئے کیا جائے محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کیا جائے، عزت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے، نفس کی تسکین کے لئے کیا جائے، لوگوں کے مطالبات اور توقعات کو پورا کرنے کے لئے کیا جائے، یہ سب امور جاہلی ہیں اب اس وقت یہ ہمارے یہاں اللہ کے قانون، تشریح الہی اور قرآن مجید کے نصوص، اور احادیث کے صاف صاف اور واضح احکام سے قطع نظر کر کے آنکھیں بند کر کے بلکہ ان کی ایک طرح سے "استہانت" جس کو عربی میں کہتے ہیں، اسے معمولی سمجھ کر، ناقابل توجہ سمجھ کر جو چیزیں ہماری اجتماعی زندگی میں داخل ہو گئی ہیں وہ سب جاہلیت میں شمار ہوں گی مثلاً شادی ہے، میراث کی تقسیم ہے، بچوں کی ولادت ہے اور بہت سے خوشی کے کام ہیں ان سب میں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے اور اگر معلوم ہے تو اس کو نظر انداز کیا جائے کہ اس میں اللہ کا حکم کیا ہے رسول کا فرمان، رسول کی ہدایت کیا ہے، قرآن سے کیا ثابت ہے حدیث سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ بس یہ کہ ایسا ہوتا آیا ہے وجدنا علیہ آباءنا ہم نے اسی پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا یا بس یہی معیار ہے، یا اس حیثیت کو جو ہمیں حاصل ہے اس کو برقرار رکھنے کے لئے اس کو بلند کرنے کے لئے ہمیں ایسا کرنا ضروری ہے ہمارے اس شہر میں جو ہماری عزت ہے ہمارے معاشرے میں جو ہمارا مقام اور مرتبہ ہے ہمیں جس نظر سے لوگ دیکھتے ہیں ہمیں جس معیار سے جانچتے ہیں اس کے لحاظ سے اگر شادی کے لفظ سے تینوں نقطے نکال کر اگر سادی کر دی گئی تو لوگ کہیں گے کہ بیچارہ معلوم ہوتا ہے کہ غریب ہو گیا ہے پیسہ پاس نہیں رہا یا

بہت بخیل ہے یا ان کو معلوم نہیں کہ شرفاء میں کیا ہوتا ہے، خاندانوں میں کیا ہوتا ہے تو ہم اس بدنامی کو مول نہیں لے سکتے پھر سب کچھ کیا جائے جو ہوتا آیا ہے یا جو غیر مسلموں میں ہو رہا ہے یا غیر مسلموں میں جو رواج ہے سب اختیار کیا جائے محض اس بناء پر کہ ایسا ہوتا آیا ہے یہاں تک کہ ہماری برادری میں، ہمارے خاندانوں میں بھی اسی طرح کا رواج رہا ہے کہ بہت ہی دھوم دھام سے شادی کی جائے اور اس میں اس طرح کھانا کھلایا جائے اور اس طرح اس میں اپنی شان و شوکت دکھائی جائے اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اور اپنے خاندان میں بھی ذلیل ہوں گے شہر میں بھی ذلیل ہوں گے معاشرہ میں بھی ذلیل ہوں گے یہ سب جاہلیت ہے۔

جاہلیت ایک ایسا بلوغ معجزانہ لفظ ہے کہ اس کے بدل کوئی لفظ نہیں ملتا، عربی کے ایک طالب علم ہونے کے باوجود اردو زبان اور ادب اور پھر اس کے ساتھ ساتھ تفسیر و حدیث اور قدیم و جدید زبانیں اور اصطلاحات سے تھوڑے بہت واقف ہونے کے باوجود ہم صفائی کے ساتھ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ جاہلیت کا سا طاقت رکھنے والا، وسعت اور گہرائی رکھنے والا کوئی لفظ ہمیں عربی میں نہیں ملتا اور ویسے کسی زبان میں بھی اس کا صحیح ترجمہ جس کو انگریزی میں PAGANISM کہتے ہیں سب کچھ کہتے ہیں لیکن جو بات جاہلیت میں ہے وہ بات مشکل سے ادا ہو سکتی ہے کسی دوسرے لفظ سے، یہ بہت بلوغ عمیق اور عملی لفظ ہے تو اب کیا ہے یہ تحفظ شریعت کا جو ہفتہ منایا گیا اور یہ جو ہندوستان میں خدا کا شکر ہے روز آپ اخبار میں دیکھتے ہوں گے کہ کوئی شمارہ خالی نہیں جاتا کہ ایک دو تین چار جلسے نہ ہوتے ہوں ہمارے شہر میں بھی اور اطراف میں بھی جلسے ہوئے ان سب کا مقصد اصل میں اس کی دعوت ہے اس کی تحریک ہے اور اس کی جدوجہد ہے کہ جاہلیت سے نکل کر ہم خالص اسلام حاصل کر لیں اور جیسے ہم نام رکھنے میں مسلم ہیں اس کا لحاظ رکھتے ہیں اگرچہ جاہلوں میں ناواقفوں میں غیروں جیسا نام ہونے لگا ہے جس طرح نام رکھنے میں ہم اس کا خیال رکھتے ہیں کہ معلوم ہو کہ مسلمان کا نام ہے اور اسی طرح ہم نماز شریعت کے مطابق پڑھتے ہیں ابھی تک الحمد للہ اس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی روزہ بھی ویسا ہی ہے جب چاند نکلتا ہے جب ہی رمضان شروع ہوتا ہے اور روزہ رکھا جاتا ہے زکوٰۃ بھی علماء سے اگر اللہ توفیق دیتا ہے بہت بڑی تعداد زکوٰۃ نکالنا جانتی ہی نہیں اور وہ زکوٰۃ ادا ہی نہیں کرتی۔ لیکن جو جانتے ہیں وہ ادا کرتے ہیں اور علماء سے پوچھ لیتے ہیں کہ کتنے نصاب میں کتنی مالیت میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور کتنے میں کتنا نکالنا چاہئے اور حج ہے کہ لمبا سفر کر کے

جاتے ہیں اگرچہ اس میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں کہ بہت سے اس نیت سے جاتے ہیں کہ وہاں سے کچھ وہاں کی چیزیں لائیں گے پھر یہاں بڑی قیمت میں بکتی ہیں اور یہ بات بھی بہت ہو گئی ہے کہ یہاں تک کہ غیر مسلموں کو بھی معلوم ہو گیا ہے وہ بھی بعض مرتبہ طعنہ

دیتے ہیں ہم نے خود سنا طعنہ دیتے ہوئے کہ پہلے تو حج سے لوگ چند کھجور لے کر آتے تھے زمزم کا پانی لے کر آتے تھے لیکن اب فلاں چیز لے کر آتے ہیں، فلاں چیز لے کر آتے ہیں لوگوں نے بتایا کہ حجاج کرام جدہ میں اپنے پاسپورٹ دکھا رہے تھے اوو ابھی ان کو داخلہ کی اجازت نہیں ملی تھی تو دیکھا کہ سامنے سے ایک ہندوستانی شیروانی وغیرہ پہن کر جا رہے تھے انہوں نے کہا مولوی صاحب یہاں آنا یہاں آنا، بتائیں گھڑی کہاں سستی ملتی ہے، کہا بھائی شرم کرو، ابھی تم اندر داخل بھی نہیں ہوئے ہو، ابھی اس کی کاروائی بھی نہیں ہوئی، ابھی سے تم کو فکر ہے کہ گھڑی کہاں سستی ملتی ہے تاکہ گھڑیاں خرید کر ہندوستان میں جا کر چوگنے دس گئے دام میں بیچو، اور ایسے ہی واقعات ہمیں چونکہ الحمد للہ حجاز مقدس جانے کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے دیکھتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی حج میں جو اس کے مسائل ہیں معلم کی ہدایت کے مطابق یا کسی عالم کی صحبت میں اور اسکی رہنمائی سے حج کیا ہے مگر اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی زندگی میں اپنے کو بالکل آزاد سمجھ لیا ہے اس کا دین سے کیا تعلق ہے حج اس طرح ہو اس میں ان چیزوں سے بچا جائے۔ بعض دوستوں نے بتایا کہ بمبئی میں شادی کے موقع پر بجائے کھجور اور چھوہارے تقسیم کرنے کے نوٹ تقسیم کئے گئے پچاس پچاس کے نوٹ سو سو روپیہ کے نوٹ تاکہ معلوم ہو کہ بہت بڑے دولت مند آدمی کے یہاں یہ رسم ہو رہی ہے تھری اسٹار ہوٹل میں ٹھہرانا، فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھہرانا، ہزاروں روپیہ اس میں صرف کرنا اور پھر اس کا ولیمہ بھی اس شان کا اب بہت دن سے یہ رواج ہے کہ انگریزی میں ویڈنگ کارڈ جو آتے ہیں شادی کے دعوت نامہ انگریزی میں ہوتے ہیں اتنا بھی احساس نہیں مسلمانوں کو کہ نکاح ایک شرعی عبادت ہے اس پر ثواب ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ عہد اول، قرن اول کے طریقہ کے مطابق ہونا چاہئے۔

اس فضول خرچی سے بہتر یہ ہے کہ حضور ﷺ کی سنت کے مطابق ہو اور صحابہ کرامؓ کے عمل کے مطابق کرنا چاہئے تو اس میں پرواہ نہیں کرتے صرف ویڈنگ کارڈ پر لوگوں نے بتایا کہ کئی کئی ہزار روپیہ صرف ہو جاتے ہیں پاکستان سے ہمارے پاس کارڈ یہاں آتے ہیں یہاں سے وہاں جاتے ہیں دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں اس کے علاوہ پھر اس میں اور جو رسمیں ہوتی ہیں

کہ بس اللہ و الحفیظ۔ اسی طرح میراث کی تقسیم کہ بالکل یعنی بہت ہی چند دیندار اور خوش قسمت خاندان ہیں کہ جن کے یہاں میراث کی تقسیم بالکل قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوتی ہے اور اللہ نے جس کا جو حصہ مقرر کر دیا ہے اس کو دیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اسی طریقہ سے عقیقہ کی رسم، ختنہ کی رسم، اور شادی کی تو رسوں کو پوچھنا کیا ہے ہر ایک کے یہاں ایک

الگ شریعت سی بنی ہوئی ہے ایک پورا قانون بنا ہوا ہے کہ اس علاقہ میں اس میں ملکوں کا بھی فرق ہے صوبوں کا بھی فرق ہے اور بعض جگہ شہروں کا فرق ہے اور سوسائٹیوں اور اس کے معیاروں کا بھی فرق ہے وہاں اس طرح شادی ہوگی یہاں اس طرح شادی ہوگی آپ کو انشاء اللہ، اللہ مبارک فرمائے اور آپ کو انشاء اللہ واسطہ پڑے گا شریک ہونے اور کچھ کہنے سننے کا بھی تو ابھی اس کو سمجھ لیجئے کہ یہ عہد جاہلی کی رسمیں جو ہیں اس جاہلیت کا مقابلہ کرنا ہے ہم کو اور تحفظ شریعت اور پرسنل لاء بورڈ کا جو کام ہے دراصل جاہلیت کے خلاف ایک محاذ ہے لیکن وہ محاذ نیا نہیں ہے وہ محاذ اسلامی محاذ ہے وہ محاذ سنت کا ہے شریعت کا محاذ ہے اور قرآن کا اور حدیث کا محاذ ہے جس کو اب اس کے بعد جب آپ سمجھ جائیں کہ دو چیزیں ہیں اور یہ رہیں گی بظاہر قیامت تک یہ دو محاذ رہیں گے یہ دو ماحول رہیں گے یہ دو قانون رہیں گے اور یہ دو طرح کا طرز زندگی رہے گا ایک طرز زندگی خالص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق آیات قرآن کے مطابق احادیث نبوی کے مطابق اور عہد نبوی کے عمل کے مطابق۔

اب ہو کیا رہا ہے ایک دوسرے سے پوچھا جاتا ہے آپ کے یہاں کیا معیار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کہ یہاں یہ معیار ہے بتائیے فلاں جگہ شادی ہوئی تھی ایسی دھوم دھام سے کہ پورے شہر میں ایک زلزلہ سا آگیا ہے اور ایک ہنگامہ ہے اور پھر اسی طریقہ سے دوسرے مواقع ہیں جن میں آدمی کو اپنے تمول کا اظہار یا اپنے خاندان کی حیثیت کی بلندی کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے اس کو مسلمانوں نے بالکل اپنا ایک آلہ کار بنا لیا ہے ایک ذریعہ بنا لیا ہے شہرت کا، عزت کا، اور اس کے سامنے بالکل وہ سرا گلندہ ہو گئے ہیں سر سجد ہو گئے ہیں اسی کا نام جاہلیت ہے اور اسی کا نام جاہلیت کی پیروی ہے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا۔ ”افحکم الجاہلیۃ یبغون“ اور یہ جو حکم کا لفظ ہے یہ عربی میں اور قرآن مجید کی اصطلاح میں بھی بہت وسیع ہے اس کے معنی صرف امر کے نہیں ہیں، اس کے معنی فیصلہ کے بھی ہیں اور اس کے معنی حکومت کے بھی ہیں اور آئین اور قانون جس پر چلا جائے سب حکم کے اندر آتا ہے حکم کا لفظ بڑا بلغ اور وسیع ہے ایسے ہی سمجھ لینا چاہئے کہ درحقیقت یہ جاہلیت عربیہ اور جاہلیت عالمیہ کی

مرکز اسلام میں جیسا کہ اس وقت بعثت نبوی سے پہلے کا جو عہد تھا اس پر عمل کرنا ہے بہت سے مسلمانوں میں بھی ہوتا ہے کہ جو نماز روزہ کے بھی پابند ہیں اور حج بھی کئی کئی کر چکے ہوں گے اور رمضان کے روزے بھی رکھتے ہیں، یہ سب کرتے ہیں لیکن جب بھی کوئی ایسی خوشی کا موقع آتا ہے تو بالکل آزاد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد شریعت کو بلائے طاق رکھ دیتے ہیں اور بعض اوقات اگر سنایا جائے کہ اللہ اور رسول کا حکم یہ ہے تو ان کی زبان سے بعض

مرتبہ ایسے لفظ نکل جاتے ہیں کہ ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں اس سے کوئی جھٹ اعمال نہ ہو اور کہیں کفر کا ان پر فتویٰ نہ لگ جائے۔

بس عزیزو! اس کو تم لوگ یہاں اپنی تعلیم کا ثمرہ سمجھو اور اس کا ایک فرض سمجھو اس کا ایک فریضہ سمجھو اس کا ایک تقاضا سمجھو اور اس کا ایک حق سمجھو کہ تم اس بارے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پیکر بن جاؤ اپنے خاندانوں میں اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ خوشی کے ساتھ وہ مرحلہ گزارے، اپنے خاندان میں بھی، محلّہ میں بھی، اور گاؤں، قصبات سے تعلق رکھتے ہو تو گاؤں قصبات میں، اگر شہر سے تعلق رکھتے ہو تو شہر میں اور انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ سے اگر تمہارا تعلق ہے تو اس میں اور اگر دیندار طبقہ ہے تو اس میں مطمئن نہ ہو کہ یہ دیندار طبقہ ہے اس کے یہاں تو ایسا نہیں ہوتا ہوگا سب کچھ ہو رہا ہے اور آخری درجہ پر بات پہنچ گئی ہے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وبال کوئی بے برکتی نہ ہو اور بے برکتی ہو رہی ہے تو یہ ایک بہت بڑا فریضہ ہے تم لوگ ابھی سے اس کا عہد کر لو جہاں رہو گے کام کرو گے۔ انشاء اللہ مدارس کا قیام بھی تعلیم کی اشاعت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور وعظ سب کچھ کرو گے لیکن یہ تحفظ شریعت کا بھی کام کرو گے اور رسوم جاہلیت کو مٹانے کی کوشش کرو گے اور یہ سب خوشی کے مواقع اور یہ تقریبات جو ہیں خالص سنت و شریعت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہم کو سب کو توفیق عطا فرمائے